سورة آل عمران

آيات ٣٠ -٢٦

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَ
تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ
٢٦ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٢٧
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِىْ شَىْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ
نَفْسَهٗ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ٢٨ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ
اللّٰهُ ط وَيَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ٢٩
يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا صلے ج وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ج
تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ
بِالْعِبَادِ ٣٠ ع

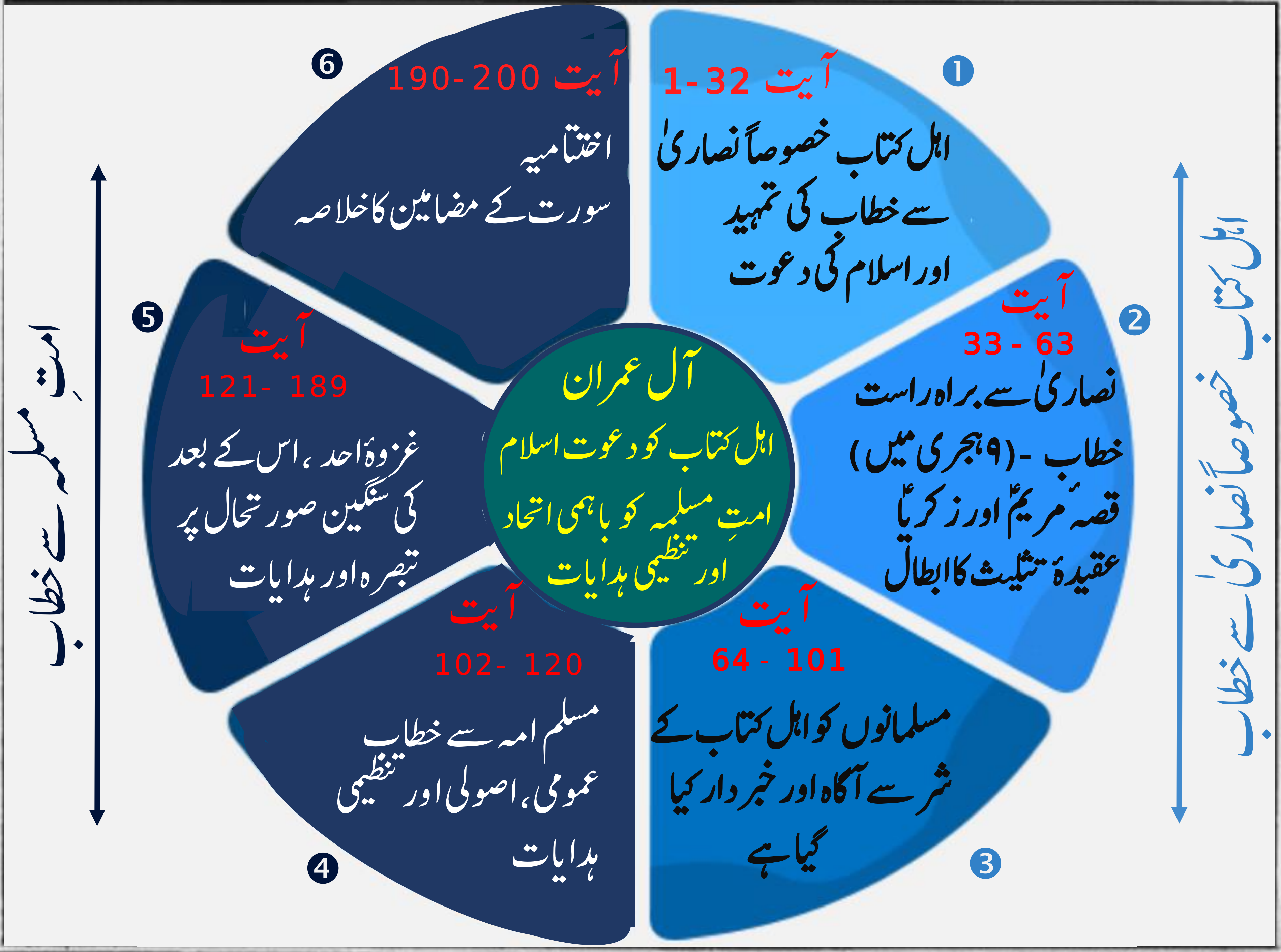
آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫

قُلِ اللّٰهُمَّ - آپ کہیے اے اللہ

مٰلِكَ الْمُلْكِ - اے مُلک کے مالک

مُلک: حکومت، بادشاہی

تُؤْتِى الْمُلْكَ - تو دیتا ہے مُلک

(ا ت ي)

آتَى يُؤْتِي ، إِيتَاءً - لانا، دینا (IV)

مَنْ تَشَآءُ - اس کو جسے تو چاہتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ - اور تو چھین لیتا ہے مُلک

(ن ز ع)

نَزَعَ يَنْزِعُ ، نَزْعًا - چھین لینا

اردو میں: نزع، تنازع، متنازع، متنازعہ

مِمَّنْ تَشَآءُ - اس سے جس سے تو چاہتا ہے

وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲۶﴾

وَتُعِزُّ - اور تو عزت دیتا ہے

مَنۡ تَشَآءُ - اس کو جسے تو چاہتا ہے

وَتُذِلُّ - اور تو ذلت دیتا ہے

مَنۡ تَشَآءُ - اس کو جسے تو چاہتا ہے

بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ - اور تیرے ہاتھ میں کل خیر ہے

اِنَّكَ - بے شک تو

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ - ہر چیز پر

قَدِيۡرٌ - قدرت رکھنے والا ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝۲۶

کہو ! خدایا ! مُلک کے مالک ! تو جسے چاہے، حکومت دے اور جسے
چاہے، چھین لے جسے چاہے، عزت بخشے اور جس کو چاہے، ذلیل
کردے بھلائی تیرے اختیار میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

Say: "O Allah! Lord of Power (And Rule), You gives power to whom You pleases, and You stripes off power from whom You pleases: You endues with honour whom You pleases, and You brings low whom You pleases: In Your hand is all good. Verily, over all things You have power.

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ

اقتدار کی حیثیت دعائیہ پیرائے میں - (آیت ۲۷-۲۶ کا نزول جنگِ خندق کی موقع پر)

- **اقتدار کی حیثیت** - حکومت و بادشاہی اللہ ہی کے قبضہ قدرت و اختیار میں ہے، حکومت و بادشاہی بخشنا اور اس کا چھیننا اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت و اختیار میں ہے۔
- اہل کتاب کی ضد اور ان کے حسد کے باوجود امامت و سیادت کا وہ منصب جس پر بنی اسرائیل اب تک فائز رہے ہیں اب وہ بنی اسماعیل کی طرف منتقل ہو رہا ہے اور بنی اسرائیل کی کوئی مخالفت خدا کے اس فیصلہ کو تبدیل نہیں کر سکتی۔
- اپنے ملک کا مالک خدا ہے، جس کو چاہے وہ ملک بخشے اور جس سے چاہے چھین لے، جس کو چاہے عزت دے، جس کو چاہے ذلت دے، خیر کے تمام خزانوں کا مالک وہی ہے
- یہ اشارہ ہے کہ اب مالک کائنات نے اس خزانہ خیر کی کنجیاں بدعہدوں اور خائنوں سے چھین کر ان کے حوالے کرنے کا فیصلہ کرلیا جو اس امانت کے اہل ہیں (مسلمانوں کے لیے یہ بشارت دعائیہ انداز میں)
- اس لیے کہ یہ امت اس بشارت کو فخر اور غرور کے ساتھ نہ قبول کرے بلکہ تواضع، تذلّل، احساس عبدیت اور دعا کے ساتھ قبول کرے

وَ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۶﴾

- اس آیت کریمہ میں دو باتیں پہلو بہ پہلو۔ اقتدار کا عطا کرنا، اقتدار کا چھین لینا۔ عزت دینا، ذلیل کرنا، ان میں ایک خیر ہے اور دوسری شر۔ ایک اچھائی ہے اور دوسری برائی
- لیکن دعائیہ الفاظ بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ اللہ کا ارادہ اور مشیت سوائے خیر کے کسی اور چیز کے متعلق نہیں ہوتا
- ملک اور عزت کا دینا یا واپس لینا اللہ کی طرف سے صرف خیر اور مصلحت کی بنیاد پر ہے۔ اس کے فیصلوں میں انسانیت کا اجتماعی فائدہ اور اجتماعی مصلحت ہے۔

☜ انسانی معاشروں کی سیاسی و سماجی تبدیلیوں پر خدا تعالیٰ کی حکمرانی

☜ مظاہر کائنات پر انسان کا اختیار و تسلط خداوند عالم کی مرضی اور مشیت کے ساتھ ہے۔

☜ جنگ خندق میں مشکل حالات و شرائط کے باوجود اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کو مستقبل میں اقتدار کی امید دلانا

☜ اللہ تعالیٰ کی قدرت مطلقہ حکمرانی اور عزت دینے کا سرچشمہ ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ ط

- اللہ کے مالک الملک ہونے سے لازم آتا ہے کہ انسان ہر قسم کے دنیوی اقتدار کو خواہ وہ بادشاہت کی شکل میں ہو یا جمہوریت کی شکل یا کسی اور شکل میں اللہ کی بخشی ہوئی امانت سمجھے اور اس کو اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کرے
- اقتدار کا یہ قرآنی تصور بادشاہ پرستی (King worship) کی بھی نفی کرتا ہے اور بادشاہ کے خدائی حق (Divine Right) کی بھی
- حقوق ربانی (Devine rule of Kingdome) کے تصور سے ماخوذ " حکومت الٰہیہ" کا نعرہ لگا کر انسانی فرد یا معاشرہ کو خلافت (نیابت) کا منصب سونپنا اور اس کی اطاعت کرانا، تھیوکریسی Theocracy کے مماثل ہے کہ اس صورت میں ایک فرد یا گروہ خدا کی (نیابت) کے دعوے سے قانونی حاکمیت کا حامل بن جاتا ہے اور پھر اپنی اطاعت کو خدا کی اطاعت قرار دیتا ہے
- جمہوریت (Liberal Democracy) کے اس دعوے کی بھی (نفی) کہ اس کی حاکمیّت مطلق ہے اور خدا سے اسے سروکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار ہی وہ بنیاد ہے جو اسلام کے تصور سیاست کو سیکولر اور لبرل جمہوریت سے الگ کر دیتی ہے۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ۡ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۡ

تُوْلِجُ الَّيْلَ - تو داخل کرتا ہے رات کو (و ل ج) وَلَجَ يَلِجُ ، وُلُوجًا داخل ہونا

فِی النَّهَارِ - دن میں أَوْلَجَ يُوْلِجُ ، إِيْلَاجًا - داخل کرنا (IV)

وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ - اور تو داخل کرتا ہے دن کو رات میں

وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ - اور تو نکالتا ہے زندہ کو

مِنَ الْمَيِّتِ - مردہ میں سے

وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ - اور تو نکالتا ہے مردہ کو زندہ میں سے

وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ - اور تو رزق دیتا ہے اس کو جسے تو چاہتا ہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ - کسی حساب کے بغیر

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو اور جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے

You causes the night to gain on the day, and You causes the day to gain on the night; You brings the Living out of the dead, and You brings the dead out of the Living; and You gives sustenance to whom You pleases, without measure."

محمد اقبال

تُولِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ‌ وَتُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ‌

نظامِ کون و مکان کی شہادت

- اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور بلا شرکت غیرے اختیار کے دو مزید ثبوت
- جو خدا رات کو دن اور رات کے بعد دن کو نمودار کرتا ہے، جو مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو ظاہر کرتا ہے وہی تو ہے جو قوت واقتدار کا عزل و نصب اور عزت و ذلت کا مکمل اختیار رکھتا ہے
- وہی ایک کائنات کا نگہبان ہے، وہی اس کا مالک ہے ، وہی اس کی تدبیر کر رہا ہے ، وہی داتا ہے اور دین بھی اسی کا ہے، وہی مالک الملک ہے، وہی معزاور مذِل ہے
- وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۔رزق یہاں فضل وانعام کی تعبیر ہے،روزی کے محدود مفہوم میں نہیں ہے۔ کثرت کے مفہوم میں یعنی وہ جس کو چاہتا ہے بے اندازہ فضل وانعام سے نوازتا ہے جسکی کوئی حد نہیں اور ایسے وسیلے سے بھی رزق دیتا ہے جو انسان کے حساب سے باہر ہو، طبعی اسباب و عوامل سے ہٹ کر (اس دور میں مسلمانوں کی کمزور مالی اور سیاسی پوزیشن میں ان کو تسلی)

☞ بے حساب روزی دینے کالازمہ -اللہ کے پاس فیض اور رزق کے ختم نہ ہونے والے خزانے ہیں

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ - (چاہیے کہ) نہ بنائیں مومن

(ا خ ذ)

اَتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذًا - اختیار کرنا، لینا (VIII)

اردو میں: اخذ، ماخذ، ماخوذ، مؤاخذہ

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ - کافروں کو کارساز

ولی (اولیاء): دوست، ساتھی، کارساز، والی

ایسے قلبی دوست جو ایک دوسرے کے رازدار بھی ہوں اور ایک دوسرے کے پشت پناہ بھی

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ - مؤمنوں کے علاوہ

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ - اور جو کرے گا یہ

فَلَيْسَ - تو وہ نہیں ہے

مِنَ اللّٰهِ - اللہ (کے دین) سے

فِيْ شَيْءٍ - کسی چیز میں

اِلَّآ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰىةً ‌ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۲۸﴾

اِلَّآ - سوائے اس کے

اَنۡ تَتَّقُوۡا - کہ تم بچو

اصل میں تَتَّقون تھا، نون اعرابی گر گیا اَن کی وجہ سے

مِنۡهُمۡ تُقٰىةً - ان سے جیسے بچنا چاہیے

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ - اور محتاط رہنے کی تلقین کرتا ہے تم کو اللہ (ح ذ ر)

حَذَّرَ يُحَذِّرُ ، تَحْذِيْرًا - ڈرانا، بچنے کی تلقین کرنا (II)

اردو میں: حذر، الحذر، تحذیر

نَفۡسَهٗ - اپنی ذات سے

وَاِلَى اللّٰهِ - اور اللہ کی طرف ہی ہے

الۡمَصِيۡرُ - لوٹنا

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ
مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾

مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور دوست ہرگز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لیے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ مگر اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے

Let not the believers Take for friends or helpers Unbelievers rather than believers: if any do that, in nothing will there be help from Allah: except by way of precaution, that ye may Guard yourselves from them. But Allah cautions you (To remember) Himself; for the final goal is to Allah.

محمد اقبال

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

وقتی اور مستقل ہدایات

- اس آیتِ مبارکہ کے خصوصی پسِ منظر میں یہاں "مومنین" سے مراد مذہب مسلمان اور "کافرین" سے مراد یہود ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو ایک مستقل پالیسی بھی دی گئی
- وہ مسلمان جو کچھ اپنے ذاتی مصالح کی وجہ سے اسلام کے مستقبل کے حوالے سے ابھی تک یکسو نہ ہوئے تھے یہود کی طرف میلان رکھتے تھے، یہود اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو سازشیں کرتے تھے اس میں وہ ان کو آلہ کار بنا لیتے تھے اور یہ ان کے آلہ کار بن جاتے تھے انہیں یہاں مخاطب کیا گیا کہ ان کے ساتھ دلی محبت، قلبی رشتہ، جذباتی تعلق، باہمی نصرت و تعاون اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہونے کا رشتہ قائم کر لینے کی اجازت نہیں ہے (اللہ کے دین کے دشمنوں کے ساتھ یہ تعلق اللہ کو پسند نہیں)
- مسلمانوں کا ایک بنیادی فریضہ چونکہ دعوت کا ہے اس لیے یہاں غیر مسلموں سے مطلق تعلقات رکھنے سے منع نہیں کیا گیا اسی لیے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ کی قید لگائی گئی ہے۔
- اس طریقے سے ایک دائمی اصول بتا دیا گیا کہ غیر مسلم (ممالک) سے تعلقات کی نوعیت کیسی ہونی چاہیے؟

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

غیر مسلموں کی ساتھ یہاں کس تعلق سے منع کیا گیا ہے؟

○ ایسا تعلق جو مسلمانوں کے خلاف ہو یا مسلمانوں کو نظر انداز کر کے قائم کیا جائے، جس تعلق میں مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچتا ہو یا مسلمانوں میں عقیدے کے تحفظ میں دراڑیں پڑنے کا اندیشہ ہو،ایسی تمام صورتوں میں مسلمانوں کو غیر مسلموں سے تعلقات قائم کرنے سے منع فرمایا گیا

تعلقات کی نوعیت کے اعتبار سے تعلقات کی چار صورتیں ممکن ہیں

1. **موالاۃ کا تعلق** : یہ قلبی اور محبت کا تعلق ہے دو شخصوں یا دو قوموں کے درمیان ایسے تعلق کا قائم ہو جانا جو حمیت اور حمایت کے جذبے کی صورت اختیار کر لے اور دونوں ایک دوسرے کی نگہبانی اور پاسبانی کا عہد کر لیں (یہ موالات ہے) یہ قلبی رشتہ صرف مسلمانوں کے درمیان ہونا چاہیے، غیر مسلموں کے ساتھ اس کی اجازت نہیں

2. **مواساۃ کا تعلق** : یہ ہمدردی، خیر خواہی اور نفع رسانی کا تعلق ہے - غیر مسلموں کے ساتھ دین اور عقیدے کے اختلاف کے باوجود انسانی رشتہ رکھنے میں کوئی قباحت نہیں جیسے کسی ناگہانی آفت (natural disasters) میں اُن کی مدد کرنا (بشرطیکہ وہ مسلمانوں سے حالتِ جنگ میں نہ ہوں)

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

3. **مدارت کا تعلق** : یہ ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ کا تعلق ہے اس کی بھی غیر مسلموں کے ساتھ اجازت ہے بلکہ دو مواقع پر یہ ضروری (۱) وہ غیر مسلم گروہ یا ملک جو مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں ہمدردانہ رویہ رکھتے ہیں یا وہاں اسلام کی دعوت و تبلیغ سے قبولیتِ اسلام کے مواقع ہوں (۲) کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کا مہمان ہو تو اس کا اکرام اور اس کے ساتھ دوستانہ برتاؤ ضروری

4. **معاملات کا تعلق** : تمام ممالک کو اپنے اقتصادی حالات کی بہتری اور ملکی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے دوسرے ممالک سے تجارتی تعلقات رکھنے پڑتے ہیں۔ صنعت و حرفت کا تبادلہ، ایک دوسرے سے اجرت اور ملازمت کے معاہدے، تجارتی ترجیحات وغیرہ، ایسے معاملات غیر مسلموں کے ساتھ رکھنے کی مسلمانوں کو آزادی دی گئی ہے

- مسلمان، غیر مسلموں سے موالات کے تعلق کے سوا باقی تعلقات رکھ سکتے ہیں (ماسوا حربی کافروں کے)
- **حربی کافر**: وہ کافر (ملک) جن کے ساتھ مسلمان حالت جنگ میں ہوں۔ آجکل حالت جنگ کی دو قسمیں
- (۱) باقاعدہ جنگ کی صورت (۲) باقاعدہ جنگ کی صورت نہ ہو لیکن موقع ملنے پر نقصان پہنچانے کے درپے ہوں، فوجیں ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں، جاسوسی کی فعال سرگرمیاں وغیرہ- ایسے ملک کے ساتھ مذاکرات کے علاوہ کوئی دوسرا تعلق قائم نہیں کیا جاسکتا

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾

- مسلمانوں کو بتایا گیا کہ حالات کچھ بھی ہوں انسانوں کا خوف تم پر اتنا نہ چھا جائے کہ خدا کا خوف دل سے نکل جائے لہٰذا اپنے بچاؤ کے لیے اگر بدرجہ مجبوری کبھی کفار کے ساتھ تقیہ کرنا (مصلحت سے کام لینا) پڑے، تو وہ بس اس حد تک ہونا چاہیے کہ اسلام کے مشن اور مسلمانوں کی جماعت کے مفاد اور کسی مسلمان کی جان و مال کو نقصان پہنچائے بغیر تم اپنی جان و مال کا تحفظ کرلو
- لیکن اگر وہ اسے مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنا چاہیں اور اس سے کوئی ایسا کام لینا چاہیں جس سے مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہو تو اسے اس بات کی ہرگز اجازت نہیں
- اس آیتِ کریمہ کے اس حصے میں مسلمانوں کے لیے مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں سے تعاون کرنے کے بارے میں ہدایات پر روشنی پڑتی ہے
- اپنی جان بچانے کے لیے تو کلمہ کفر کہہ دینے کی بھی اجازت ہے بشر طیکہ دل ایمان پر مطمئن ہو، لیکن مسلمانوں کے مفادات کے خلاف یا مسلمانوں کی اجتماعی مصلحتوں کو نقصان پہنچا کر کسی کام کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ اس کے لیے اگر جان بھی دینی پڑے تو دینا ہوگی کیونکہ مسلمانوں کی اجتماعی مصلحتیں، مسلمانوں کی جان اور اسلام کی عزت و آبرو اس کی جان سے زیادہ قیمتی ہیں
- لیکن اگر کسی نے ایسا کیا تو اللہ کے محاسبے سے ہرگز نہ بچ سکے گا، جانا تو سب کو اسی کے پاس ہے

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ يَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ‌ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲۹﴾

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا - کہ دیں اگر تم چھپاؤ

مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ - اس کو جو تمہارے سینوں میں ہے

صدر - سینہ

اَوۡ تُبۡدُوۡهُ - یا تم ظاہر کرو اس کو

يَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ - جانتا ہے اس کو اللہ

وَيَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ - اور وہ جانتا ہے اس کو جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الۡاَرۡضِ - اور اس کو جو زمین میں ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ - اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيۡرٌ - قدرت رکھنے والا ہے

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ يَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ‌ ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏ ﴿۲۹﴾

اے نبیؐ! لوگوں کو خبردار کر دو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اُسے خواہ تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ بہرحال اسے جانتا ہے، زمین و آسمان کی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے اور اُس کا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے

Say: "Whether you hide what is in your hearts or reveal it, Allah knows it all: He knows what is in the heavens, and what is on earth. And Allah has power over all things.

يَوۡمَ تَجِدُ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَيۡرٍ مُّحۡضَرًا ۚۖ وَّمَا عَمِلَتۡ مِنۡ سُوۡٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوۡ اَنَّ

يَوۡمَ تَجِدُ - جس دن پائے گی

وَجَدَ يَجِدُ ، وَجْدًا - پانا

كُلُّ نَفۡسٍ -ہر جان

مَّا عَمِلَتۡ - جو عمل اس نے کیا

مِنۡ خَيۡرٍ - کسی بھی بھلائی میں سے

مُّحۡضَرًا - حاضر کیا ہوا

أَحْضَرَ يُحْضِرُ ، إِحْضَارًا- حاضر کرنا

مُحضَر (مفعول)
حاضر کیا ہوا

وَّمَا عَمِلَتۡ - اور اس کو جو اس نے عمل کیا

مِنۡ سُوۡٓءٍ - کسی بھی برائی میں سے

تَوَدُّ - وہ چاہے گی

وَدَّ يَوَدُّ ، وَدًّا... - چاہنا، آرزو کرنا

تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۳۰

لَوْ اَنَّ - کاش کہ

بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗۤ - اس (نفس) کے اور اس (برائی) کے درمیان

اَمَدًۢا بَعِيْدًا - انتہائی دوری ہوتی

أَمَداً - محدود مگر غیر متعین زمانہ - فاصلہ، مسافت

أَمَداً اور أَبَداً قریب المعنیٰ الفاظ

أَبَداً - غیر محدود اور غیر متعین زمانے کے لیے

وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ - اور محتاط رہنے کی تلقین کرتا ہے تم کو اللہ

نَفْسَهٗ - اپنی ذات سے

رَأَفَ يَرأَفُ رَأفَةً - ترس، مہربانی، شفقت، نرمی

وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ - اور اللہ بہت نرمی کرنے والا ہے

بِالْعِبَادِ - بندوں پر

عِبَاد عبد کی جمع ہے

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ
تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ
بِالْعِبَادِ ۠﴿۳۰﴾

وہ دن آنے والا ہے، جب ہر نفس اپنے کیے کا پھل حاضر پائے گا خواہ اُس
نے بھلائی کی ہو یا برائی اس روز آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کاش ابھی یہ دن
اس سے بہت دور ہوتا ! اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے
بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے

"On the Day when every soul will be confronted with all the good it has done, and all the evil it has done, it will wish there were a great distance between it and its evil. But Allah cautions you (To remember) Himself. And Allah is full of kindness to those that serve Him."

محمد اقبال

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۭ

روزِ قیامت نیک و بد تمام اعمال حاضر

- ایک تنبیہ - اس دن کو نہ بھولو جس دن ہر شخص، جو کچھ کہ اس نے نیکی کی ہے اور جو کچھ کہ اس نے برائی کی ہے، اپنے سامنے موجود پائے گا
- اسی کا نقشہ سورۃ الزلزال میں یوں کھینچا گیا ہے، (فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ) تو جس نے ایک ذرے کے ہم وزن نیکی کی ہو گی وہ اس کو (بچشم خود) دیکھ لے گا۔ اور جس نے ایک ذرے کے ہم وزن برائی کی ہو گی وہ اس کو (بچشم خود) دیکھ لے گا۔
- انسان کا کل سرمایہ اس کے سامنے رکھ دیا جائیگا اور وہ اسے دیکھ کر خواہش کرے گا اس کا یہ سرمایہ اس سے دور ہو لیکن افسوس کہ اس کی یہ خواہش ہر گز پوری نہ ہو سکے گی۔ یا وہ یہ خواہش کرے گا کہ یہ دن ہی نہ آتا، لیکن وہ تو آ گیا ہے۔ وہ پکڑا گیا ہے۔ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اب کوئی چھٹکارا نہیں ہے۔ اب کوئی جائے فرار نہیں ہے !
- لیکن اللہ اس خوفناک ماحول میں بھی بندے کو اپنی رحمت کی کرن دکھاتا ہے کہ ابھی فرصت باقی ہے وقت ختم نہیں ہو گیا واللہ رؤف بالعباد اور اللہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے

اضافی مواد

Reference Material

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ....60/1

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ، تم ان کی طرف دوستی کا پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ یقیناً انھوں نے اس حق سے انکار کیا جو تمہارے پاس آیا ہے

○ لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ 58/22

تو ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نہیں پائے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کا خاندان۔

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۔ 4/144

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کے لیے اپنے خلاف ایک واضح حجت بنا لو۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ – 5/51

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں اور تم میں سے جو انھیں دوست بنائے گا تو یقیناً وہ ان میں سے ہے

○ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ – 60/8

اللہ تمھیں ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے نہیں روکتا جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمھیں تمھارے گھروں سے نہیں نکالا

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ – 5/8

اے ایمان والو ! کسی گروہ کی دشمنی تمھیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ اس کے ساتھ انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو کہ یہ تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے